از محمد اسلم صاحب سیف فیروزپوری ماموں کانجن

یاد رفتگان

مولانا محمد عبداللہ بی اے فیروزپوری خانیوالؒ

ہمارے ضلع فیروزپور مشرقی پنجاب کی تحصیل زیرہ میں قادر والہ کے نام سے ایک مشہور گاؤں تھا۔ جس میں مولانا کرم الٰہیؒ ایک ممتاز گھرانے کے چشم و چراغ رہائش پذیر تھے۔ تحریک مجاہدین سے محبت و عقیدت اور انگریز دشمنی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ ذاکر، زاہد، عابد، شب زندہ دار متبع کتاب و سنت علم دار، توحید اور متوکل علی اللہ بزرگ تھے۔

کتاب و سنت کی تعلیمات ان کی زندگی کے ہر پہلو سے نمایاں تھی۔ مختلف ہائی سکولوں میں بطور عربی مدرس وہ کام کرتے رہے۔ وہ جہاں جہاں بھی گئے اپنے شاگردوں کا ایک وسیع سلسلہ قائم کر گئے اور ان کی بہترین دینی و اخلاقی تربیت ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے بارے میں بھی انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔ ان کے بڑے صاحبزادے مولانا عبدالرحمٰن جو محکمہ تعلیم کے ریٹائرڈ آفیسر تھے۔ گزشتہ سال ساہیوال میں وفات پا گئے تھے۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب فیروزپوری بھی ان کے صاحبزادہ گرامی تھے۔ مولانا محمد عبداللہ کی تعلیم و تربیت بھی انہوں نے اس نہج سے کی کہ وہ دین و دنیا کا حسین امتزاج بن سکیں۔ چنانچہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں دنیوی تعلیم سے آراستہ کیا۔ اور انہیں گریجوایشن کروائی گئی۔ چنانچہ مولانا محمد عبداللہ صاحب فیروزپوری کے نام کے ساتھ بی اے ان کا لاحقہ بن گیا۔ قیام پاکستان کے بعد مولانا عبدالرحمٰن نے ساہیوال میں اور مولانا محمد عبداللہ نے خانیوال میں اقامت اختیار کر لی ان کے چھوٹے بھائی میاں عبدالعزیز کراچی میں رہائش پذیر ہیں گزشتہ سال مولانا عبدالرحمٰن مرحوم کی تعزیت کے سلسلہ میں راقم السطور اور مولانا قاری محمد ایوب صاحب فیروزپوری ان کی خدمت میں خانیوال حاضر ہوئے۔ مولانا موصوف اپنے بڑے بھائی کی وفات سے کس قدر متاثر تھے۔ یا ان کو اپنے بڑے بھائی سے کس قدر محبت تھی کہ جونہی مولانا عبدالرحمٰن مرحوم کا نام لیا گیا تو بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر زار و قطار رونا شروع ہو گئے مولانا عبدالرحمٰن کی وفات سے ان کی صحت خاصی متاثر نظر آ رہی تھی۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب بی اے فیروزپوریؒ پرانی وضع کے راست باز وسیع الظرف بااخلاق

دیانتدار اور مجسمۂ عمل بزرگ تھے۔ قاسمِ ازل سے طبیعت حساس پائی تھی۔ انہیں جذبہ اخلاص بھی وافر ملا تھا۔ پوری زندگی احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی علمبرداری میں گزری بڑے بااصول کاروباری ذہن کے مالک تھے۔ چنانچہ کچہری بازار خانیوال میں فیروزپوری جنرل سٹور کے نام سے ان کی بہت بڑی دکان تھی۔ شہر بھر میں ان کے کاروباری اخلاق کا شہرہ تھا۔ پورے بازار میں ان کی کاروباری دیانت اور خلوص کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اللہ تعالٰی نے انہیں قلم و قرطاس کی وافر صلاحتیں بھی عطا فرمائی تھیں چنانچہ قیام پاکستان کے بعد خانیوال میں وہ زندگی بھر نوائے وقت لاہور کے نامہ نگار رہے۔ بڑے خوبصورت انداز میں نہایت دیانتداری سے اپنے صحافتی فرائض سے عہدہ برآ ہوتے رہے ان کا اشہب قلم ہمیشہ مظلوم کی حمایت میں چوکڑیاں بھرتا رہا۔ ظلم و ناانصافی کے انسداد میں ان کے قلم کی توانائیاں وقف رہیں۔ کوئی سرمایہ دار جابر، سیاسی وڈیرا ظالم حکمران ان کے قلم کا گوشہ تک بھی نہیں خرید سکا اپنے عظیم باپ کی طرح اپنے بچوں کی اسلامی تعلیم و تربیت میں اپنے فرائض سے کبھی غافل نہیں ہوئے پاکستان میں مکمل اسلامی دستور کا نفاذ اسلامی اخلاق عواطف کی سربلندی دین اقدار کا فروغ ان کا مطمع حیات تھا۔ اور یہی جذبۂ صادقہ انہیں تحریک اسلامی میں بھی لے گیا۔ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن اور اس کے بانی حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے انہیں والہانہ لگاؤ تھا۔ اپنے کاروبار میں پائی پائی کا حساب کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی کے پابند تھے۔ دینی مدارس سے ان کے لگاؤ کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ وہ مشہور دینی مدارس کو ان کی حیثیت کے مطابق تعاون کرتے۔ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کو ہمیشہ ان کا پر خلوص تعاون حاصل رہا۔ فیروزپوری ہونے کے ناطے سے وہ ہمیشہ راقم الحروف اور قاری محمد ایوب فیروزپوری سے بہت شفقت سے پیش آتے۔ چنانچہ گزشتہ سال صدمات کے اعتبار سے میرے لیے عام الحزن کی حیثیت رکھتا ہے۔ موصوف کی وضع داری کا یہ عالم تھا کہ والد گرامی والدہ محترمہ چچازاد بھائی اور بہنوئی۔ چچا، پھوپھی زاد بھائی اور بہنوئی خالہ زاد بھائی پھوپھی اور چچی کی وفات حسرت آیات پر پوری باقاعدگی سے نہایت پرخلوص انداز سے شفقت بھرے تعزیت نامے لکھتے رہے۔ خانیوال کی جماعت کے لیے وہ دور کس قدر اچھا تھا جب مولانا محمد عبداللہ فیروزپوری کے ساتھ ساتھ چوہدری محمد حسن فیروزپوری بابو عبدالعلیم فیروزپوری خان عبدالعظیم خان فیروزپوری مولانا عبدالرحمٰن پٹوی حاجی اللہ بخش پٹیالوی اور دیگر اعیان جماعت حیات تھے۔ تمام بزرگ ایک ایک کر کے داغِ مفارقت دے گئے۔ مولانا عبداللہ کے بغیر خانیوال اداس ہے۔ طویل عمر کے باوجود مولانا موصوف کی پوری زندگی۔ دینی اخلاق اسلامی تعلیمات اور دینی اقدار کی آئینہ دار

تھی۔ کئی مہینے ہوئے۔ جب ان کے مکان پر اُن سے ملاقات ہوئی تو دیکھ کر ہم سہم گئے کہ موصوف چراغ سحر ہیں بجھا چاہتے ہیں۔ بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی وہ پندونصائح بھی فرماتے رہے حالات حاضرہ پر تنقید و تبصرہ بھی جاری رہا۔ کیا معلوم تھا کہ ہماری یہ ملاقات آخری ملاقات ہوگی۔ سچی بات یہ ہے کہ خانیوال میں جب مذکورہ بالا شخصیات نظر نہیں آتیں۔ دل سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے موصوف نے اپنے پیچھے چار بچے اور ایک بچی اور بیوہ چھوڑے ہیں۔ اسّی سال کے لگ بھگ عمر پائی ہے۔ جہاں ہم موصوف کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں وہاں ان کے فرزندان گرامی سے صبرو استقامت کے ساتھ ساتھ موصوف کے دینی مشن کو جاری رکھنے کی بھرپور کوشش کی توقع رکھتے ہیں۔

ے۔ خدا مغفرت کرے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ۔

بقیہ: ازہر ہزار سالہ علمی درسگاہ

بھی کی ہے کسی بھی قسم کے اسلام دشمن عناصر کیوں نہ ہوں ازہر نے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا ہے اور ہمیشہ اسلام کے جھنڈے کو سربلند رکھا مسلمانوں کو جہاں بھی کہیں علمی مدد درکار ہوئی ازہری علماء نے کبھی بھی تعاون سے دریغ نہ کیا اس لیے ازہر کی دینی خدمات کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ازہر مسلمانوں کے لیے قابل فخر یونیورسٹی ہے جس کی عمر ایک ہزار سال ہے آج مسلمانوں کا سر فخر سے بلند ہے کہ دوسرے مذاہب کے پاس تمام یونیورسٹیاں ازہر کی تقلید میں بعد میں بنائی گئی ہیں لیکن مسلمانوں نے منظم تعلیم و تربیت کا آغاز آج سے ایک ہزار سال پہلے کیا تھا۔ اور ان کا یہ ادارہ اس وقت سے لے کر آج تک برابر علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے آج دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جہاں ازہر کا فارغ التحصیل موجود نہ ہو اور اسلام کے لیے خدمات سرانجام نہ دے رہا ہو۔ رب العالمین مسلمانوں کی اس ہزار سالہ علمی درسگاہ کو سدا باسلامت رکھے آمین)

بقیہ: تصریحات

فقہ حنفی ایک متنازعہ فقہ ہے اور کتاب وسنت پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے متفق علیہ اساس کو چھوڑ کر متنازعہ چیز کے نفاذ کا مطالبہ کرنا اور پھر اس پر اصرار کرنا قطعاً دانشمندی کا مظاہرہ نہیں۔ لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ علماء احناف اپنے اس مطالبہ پر نظرثانی فرمائیں گے۔ اور فقہ حنفی کے بجائے کتاب و سنت کے نفاذ کا مطالبہ کریں گے۔

(بشیر انصاری)